مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
ابوینِ مصطفیٰ ﷺ
(1)
مصنف
شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ بہاولپور

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ابوینِ مصطفےٰ

مصنّف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبۂ اویسیہ۔ سیرانی روڈ۔ بہاولپور

نام کتاب ابوینِ مصطفیٰ

مصنف شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

اصلاحِ کتابت حافظ محمود احمد

زیرِ اہتمام صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

سنِ اشاعت بار دوم فروری سنہ ۱۹۹۹ء

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ۔ بہاولپور پاکستان

منیجر صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی

لے ان میں صرف دو کا اضافہ فقیر نے کیا ہے یہ بھی صرف چالیس عدد کی گنتی کو مکمل کرنے کے لیے ورنہ اگر اس کا احصار ناممکن ہے چند بزرگوں کی عبارات میں معلوم ہوگا۔

مذاہب

ہمارے دور میں جملہ (۱) اہلسنّت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کو مؤمن۔ موحد جنتی مانتے ہیں لیکن یہ فضائل و مناقب سے متعلق ہے اسی لیے اس کا منکر کافر نہیں۔

۲۔ شیعہ مذہب میں یہ مسئلہ عقائد کے ابواب سے ہے ان کے نزدیک اس کا منکر کافر ہے۔

۳۔ دہلوی غیر مقلد اور ان سے اوپر کے تمام مذاہب (مرزائی، چکڑالوی پرویزی (منکرین حدیث) نیچری کے نزدیک حضور علیہ السلام کے والدین کافر، جہنمی ہیں (معاذ اللہ) متقدمین یہ مسئلہ اختلافی رہا۔

کفر کے قائلین

متقدمین میں چند ایک تھے لیکن متاخرین کے اجماع کے بعد صرف ابن تیمیہ و ابن کثیر اور ملّا علی قاری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور ابن دحیہ وغیرہ۔ ابن دحیہ متقدمین کے اختلاف میں گزرے ابن تیمیہ و ابن کثیر گمراہ ہیں اور ملّا علی قاری کی توبہ مشہور ہے جسے ہم آگے چل کر تفصیل سے عرض کریں گے اور ابن تیمیہ اور اس کے ہم نوا خوارج کی شاخ ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" اور ابن کثیر پر مختصر سا تبصرہ ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ "ان شاء اللہ" کفر الوین کے قائلین کی جیسے ہمارے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تردید لکھی ہم نے ان کی اقتداء میں چند سطور عرض کر دیئے ہیں۔

۲ - ایمان ابوین پر ان گنت اور بے شمار ائمہ حدیث و فقہ اور مجتہدین و محدثین و فقہاء اور مفسرین اور اولیائے کرام اسلاف اور مشائخ کرام کی تصریحات ان کی تصنیفات میں بلکہ درجنوں مصنفات صرف اسی موضوع پر موجود ہیں۔ جیسا کہ چند کے اسماء فقیر نے لکھ دیئے اور عبارات کا تو شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

۳۔ توقف پر چند محدود علماء کرام کے اسماء ملتے ہیں جن کے اسماء گرامی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "مسالک الحنفاء" میں تحریر فرماتے ہیں اگر کسی کو دلائل نجات ابوین پر اعتماد نہیں اس کے لیے توقف ہی بہتر ہے۔

دلائل مذہب اہلسنت

اوّل و آخر دونوں مذہبوں کی تردید ہی ہمارا موضوع ہے اور جس مذہب یعنی اثبات "ایمان ابوین" پر تحریر کا دارومدار ہے اس کے دلائل کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں

(۱) عمومی قرآنی آیات و احادیث (۲) احیاء الابوین۔
(۳) ملّت ابراہیمی پر ہونا۔ (۴) دَورِ فترت میں ہونا۔
(۵) فطرت پر۔ (۶) متعلقات کمالات نبوت
(۷) احادیث شفاعت وغیرہ۔

دلائل مخالفین

اِن کے ہاں کوئی صریح آیت و حدیث نہیں صرف اشارے کنائے ہیں۔ اشارات و کنایات کا نام دلیل نہیں بلکہ وہ ایک وہم و گمان ہے اور وہم و گمان سے جو مسلک و مذہب ثابت ہو وہ ناقابل قبول ہوتا ہے۔

جن سے تمام آباد امہات اقدس کا ناجی ہونا کالشمس والامس روشن وثابت ہے بلکہ بالاجماع تمام ائمہ اشاعرہ اور ائمہ ماتریدیہ سے مشائخ تک سب کا یہی مقتضائے مذہب ہے۔

مخالفین

مخالفین کی تائید کسی نے نہیں کی سوائے ابن تیمیہ و ابن کثیر جیسوں کے۔ یاد رہے کہ جس نے اس مسئلہ میں مخالفت کی اُس کے اپنے دور میں اتنا زبردست تردید میں لکھی گئیں کہ پھر اُسے سر اٹھانے کی سکت نہ رہی۔ جیسے ابن وحیہ کی امام قرطبی نے اور مُلّا علی قاری کی اُن کے اپنے استاد ابن حجر وغیرہ نے۔

تکفیر

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں نے بلا سوچے یا مذہبی تعصب سے غلطی کی ہے۔ ورنہ کسی کو کافر کہنا آسان نہیں علماء کرام فرماتے ہیں۔

ادخال کافر فی الملت الاسلامیۃ او اخراج مسلم عنہا عظیم فی الدین۔ کسی کافر کو اسلام میں داخل سمجھنا یا مسلمان کو اسلام سے خارج سمجھنا (دونوں چیزیں)

۱۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من قذف مُؤمناً بکفرٍ فَھُوَ کَقَاتِلِہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ جس نے مومن کی طرف کفر کی نسبت کی وہ گناہ میں اس کے قاتل کی طرح ہے۔

۲۔ عن ابن عمرؓ عن النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیہِ کَافِرٌ فَقَد بَاءَ بِھِمَا اَحَدُھُمَا۔

ترجمہ:۔ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ کلمہ لوٹے گا (یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس کو کافر کہا ہے وہ واقع میں کافر ہو گا۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِکَ (رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کوئی شخص کسی پر فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر وہ لوٹ کر اسی کے اوپر آپڑتی ہے اگر وہ شخص جس کے سر پر تہمت رکھی گئی ہے اس کا اہل نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا (رواہ البخاری وغیرہ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر یہ کلمہ چسپاں ہو کر رہتا ہے (بخاری)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کلمہ منہ سے نکلتا ہے وہ کبھی فنا نہیں ہوتا ظاہر بین سمجھتا ہے کہ وہ صرف ایک سیال صورت تھی جو منہ سے نکلی اور فضائے عالم میں معدوم ہو گئی۔ لیکن حدیث یہ کہتی ہے کہ ایک ایک کلمہ جو کسی کے منہ سے نکلتا ہے وہ سب بدستور محفوظ رہتا ہے کراماً کاتبین کے رجسٹروں میں درج ہو رہا ہے جس کی سزا و جزا کا پتہ مرنے کے بعد چلیگا۔

فقہاء کرام کی احتیاط اسی لیے فقہاء کرام نے تکفیر کے متعلق ایک قاعدہ مرتب فرمایا وہ یہ کہ جب تک کسی

شخص کے کلام میں تاویل صحیح کی گنجائش ہو اور اس کے خلاف کی تصریح متکلم کے کلام میں نہ ہو یا اس عقیدہ کے کفر ہونے میں ادنیٰ سے ادنیٰ اختلاف ائمہ اجتہادیہ واقع ہو اس وقت تک اس کے کہنے والے کو کافر نہ کہا جائے۔

انتباہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین سے نہ کفر کا ثبوت ملتا ہے نہ بت پرستی کا بلکہ ان کے متعلق توحید ایمان کی روایات کا ثبوت ملتا ہے اسی لیے مسلمان پر لازم ہے کہ جن روایات میں کچھ کفر کے اشارے ملتے ہیں انہیں تاویل کرے۔ فقیر نے اس تصنیف میں والدین کریمین کے بارے میں ایمان دار اور ناجی ہونے کے دلائل لکھے ہیں۔

باب ۱ قرآنی آیات

مندرجہ ذیل آیات سے مفسرین ومحدثین وعلماء اسلام نے حضور سرور کونین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان واسلام کے لیے استدلال کیا ہے۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ پ۲ (البقرہ آیت ۲۲۱)

ترجمہ:- اور بے شک مومن غلام مشرک سے اچھا ہے۔

فائدہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسلمان حسب ونسب میں کتنا ہی کمزور ہو وہ مشرک سے افضل واعلیٰ ہے اگرچہ مشرک قوم کے لحاظ سے کتنا اونچا کیوں نہ ہو۔ اگر بقول مخالفین حضور سرور عالم صلی اللہ

عقیدہ بنائیں۔

۵۔ رسُول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے ہر نسبت کو ترقی ملی۔

۱۔ اُمت کو خیر اُمت سے۔

۲۔ صحابیت کو جملہ انبیاء علیہم السلام کے صحابہ سے۔

۳۔ ولایت کو جملہ اولیائے سابقین سے۔

۴۔ گھرانے کو جملہ گھرانوں سے۔

۵۔ شہر کو جملہ بلاد سے۔

۶۔ ملک کو جملہ ممالک سے۔

۷۔ زمانے کو جملہ ازمان سے۔

۸۔ دین کو جملہ ادیان سے۔

۹۔ اولاد۔

۱۰۔ خاندان۔

۱۱۔ کنبہ۔

۱۲۔ ازواج کو یہاں تک کہ اس پانی کو جو پنجہ مبارک سے نکلا وغیرہ وغیرہ تو پھر الوین کی نسبت اتنا گھٹا کے رکھ دی گئی کہ ایمان سے بھی خارج۔ (معاذ اللہ)

آیت ۱۳ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ہر نبی علی نبینا علیہم السّلام مستجاب الدعوات تھے۔ ابراہیم علیہ السّلام نے دعائیں فرمائیں اور اللہ تعالے نے اُن کی اولاد میں ایمان کی خبر دی۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا	اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں بیزار

تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ سَیَهْدِیْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (پ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۲۶ تا ۲۸) ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ عنقریب مجھے راہ دے گا اور اسے اپنی نسل میں باقی رکھا کہ کہیں وہ باز آئیں۔

فائدہ ۱ امام عبد بن حمید اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ

کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَاقِیَةٌ فِیْ عَقِبِ اِبْرَاهِیْمَ کروہ کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں باقی رکھا گیا (الحاوی للفتاوی ص ۴۲ / ج ۲)

فائدہ ۲ امام ابن جریر وابن المنذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے نیز امام عبد بن حمید اور امام عبدالرزاق اپنی اپنی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں کہ وہ کلمہ جو ان کی اولاد میں باقی رکھا گیا وہ شہادت اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِخْلَاصُ وَالتَّوْحِیْدُ لَا یَزَالُ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ مَنْ یَّقُوْلُهَا مِنْ بَعْدِهٖ۔ اس امر کی شہادت ہے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اخلاص اور عقیدہ توحید ہے جو ان کے بعد اُن کی اولاد میں ہمیشہ رہے گا۔ (الحاوی للفتاوی ص ۴۲ ج ۲)

فائدہ ۳ امام ابن منذر نے امام ابن جریج سے اس کی تفسیر بیان فرمائی